۷۸۶

کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے

اس موضوع پر

جمہور ائمۂ اسلام، امام احمد رضا اور ان کے
مخالفین کے موقف کا اجمالی جائزہ!

مبارک حسین مصباحی

انتساب

اس جلیل القدر محقق، عالم ربانی اور پیکر اخلاص و تقویٰ

کے نام

جو

اہل عرفان و تقویٰ میں ــــ پابند شرع، عاشق رسول اور پرہیزگار ہیں

بلند پایہ اساتذہ میں ــــ قابل فخر اور متبحر استاذ ہیں

ادیبوں اور قلم کاروں میں ــــ صاحب طرز ادیب اور مستند مصنف ہیں

حسن انتظام اور نظم و نسق کے میدانوں میں ــ صاحب رائے منتظم اور فلک پیما مدبر ہیں۔

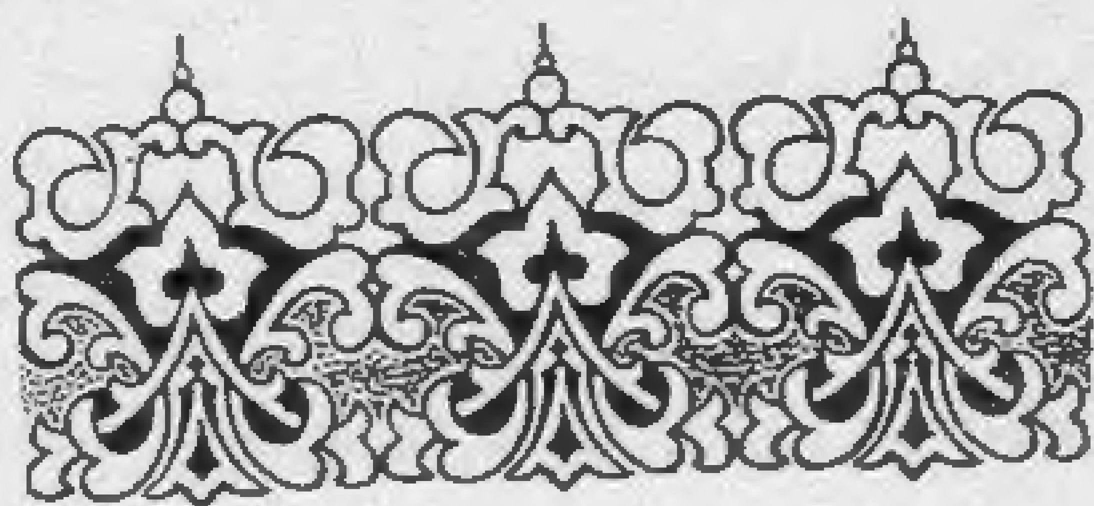
یعنی

استاذنا المکرم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

جن کے

دسترخوان علم کی خوشہ چینی ہی مجھ ہیچ مداں کی تمام تر پونجی ہے۔

مبارک حسین مصباحی



امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز تیرھویں صدی ہجری کے مجدد اور اپنے عہد میں نابغۂ روزگار تھے آپ نے ستر علوم و فنون پر ایک ہزار سے زائد کتب و رسائل تصنیف فرمائے۔ آج عالم اسلام میں علماء، مشائخ، محققین و دانشوروں کے درمیان آپ کے علمی، فکری، اور تحقیقی سرمایہ کی دھوم ہے۔

جناب میر عبد الجبار ڈپٹی چیئرمین (SENATE OF PAKISTAN) اسلام آباد لکھتے ہیں:

امام احمد رضا خاں ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے انہوں نے تقریباً
ستر علوم و فنون پر ایک ہزار سے زیادہ کتابیں لکھیں [1]

امام احمد رضا ایک عظیم مصلح اور بلند پایہ فقیہ تھے آپ کی فکر و تحقیق اور فتویٰ نویسی کا سب سے نمایاں کمال یہ تھا کہ آپ نے اسلامی عقائد و نظریات کے تعلق سے جتنا لکھا سب

---

[1] مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۸۸ء صفحہ ناشر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

قرآن وسنت اور مسلک جمہور کی روشنی میں تھا، اسلام کے بنیادی نظریات میں نہ اپنی فکری اختراع کی دخل اندازی کی اور نہ غیروں کی جانب سے کسی افراط و تفریط کو برداشت کیا۔ اس عقل پرستی اور فکری آوارگی کے دور میں یہی وہ اہم خصوصیت ہے جس نے آپ کو عالم اسلام کا سب سے مستند مفتی اور سواد اعظم کا پیشوا بنا دیا، بلکہ آج کے دور میں حقانیت کا علامتی نشان۔ اسلامی عقیدہ و عمل کے تعلق سے آپ امام احمد رضا کی کوئی بھی کتاب یا فتویٰ اٹھا کر دیکھئے ہر مدعا پر قرآن و سنت کے دلائل کا انبار اور جمہور علماء و فقہاء و محدثین اور مفسرین کے اقوال و ترجیحات کا بحر ذخار نظر آئے گا۔ ان حقائق کی روشنی میں ہم اعتماد و یقین کی سب سے بلند چوٹی سے یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ امام احمد رضا کسی نئے مسلک اور مکتب فکر کے بانی نہیں تھے بلکہ وہ انہیں عقائد و نظریات کے مبلغ و ترجمان تھے جو ہر دور میں جمہور علماء و مشائخ کے رہے ہیں اور جو چودہ سو برس سے متواتر اور متوارث چلے آرہے ہیں۔ اس کا اعتراف اغیار و اخیار سب نے کیا ہے۔

مولانا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی لکھتے ہیں:

> اس میں قطعاً کلام نہیں کہ علامہ اجل مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی مایۂ ناز عالم تھے ..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمالات سے بہرہ اندوز کیا اور آپ نے مدۃ العمر مسلک جمہور کی تائید کی [1]

---

[1] مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۵ء صفحہ ۱۹ ناشر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری ۱۹۳۷ء میں اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔

امرتسر میں مسلم آبادی، غیر مسلم آبادی، (ہندو، سکھ وغیرہ) کے مساوی ہے۔ اسی سال قبل قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے۔ جن کو آج۔ بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے[1]

جناب امرتسری صاحب کی یہ تحریر ۱۹۳۷ء کی ہے جیسا ان کا اعتراف ہے کہ اسی برس قبل امرتسر میں تمام مسلمان سنی حنفی بریلوی تھے یعنی ۱۸۵۷ء میں سارے مسلمان اہل سنت وجماعت تھے۔ چند لمحے ٹھہر کر ایک اور دھماکہ خیز اعتراف پڑھئے۔ دیوبندی مکتب فکر کے مشہور مورخ مولانا سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی قدیم روش پر قائم رہا اور اپنے کو اہل السنۃ کہتا رہا۔ اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء تھے[2]

شیخ محمد اکرم صاحب امام احمد رضا کی قدامت پسندی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں

انہوں (امام احمد رضا) نے نہایت شدت سے قدیم حنفی

---

[1] مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ شمع توحید ص۴۰ مطبوعہ سرگودھا۔ [2] مولانا سلیمان ندوی۔ حیات شبلی ص۴۶ مطبوعہ دار المصنفین اعظم گڑھ

طریقوں کی حمایت کی [1]

یہ ان حضرات کی تحریریں ہیں جو نظریاتی اعتبار سے امام احمد رضا کے ہمنوا اور ہم فکر نہیں بلکہ مخالف گروہ کے معتمد ہیں۔ کیا ان حقائق کے بعد بھی ہمارے اس عا کے اثبات کے لئے مزید کسی اہتمام حجت کی گنجائش رہ جاتی ہے کہ امام احمد رضا کسی نئے مسلک اور نئے مکتب فکر کے بانی نہیں تھے، بلکہ آپ متوارث مسلک جمہور کے متبع اور سرگرم مبلغ تھے۔ میرے دعوے کی اس سے قوی دلیل یہ ہے کہ موجودہ اختلافات سے قبل پورے ہندوستان کے مسلمان انہیں عقائد و نظریات کے حامل اور متبع تھے جن کی ترجمانی امام احمد رضا نے کی ہے طول نویسی سے پرہیز کرتے ہوئے ہم صرف ایک تاریخی شہادت پر اکتفا کرتے ہیں۔

پروفیسر فیاض کاوش ہندوستانی مسلمانوں کی فکری اور مذہبی تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

شروع شروع جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو ان
سب کا ایک عقیدہ ایک مذہب اور ایک مسلک تھا
طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام
بلاغت نظام میں اسی یک رنگی کا ذکر فرمایا ہے۔

---

[1] شیخ محمد اکرام، موج کوثر ص ۹۳ مطبوعہ ادبی دنیا ۱۵ مٹیا محل دہلی ۶۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب "ردِ روافض" میں مسلمانوں کی اس فکری و مذہبی ہم آہنگی کا ذکر کیا ہے اور اس کے ثبوت میں حضرت امیر کے اشعار پیش کئے ہیں۔ اس کے بعد ایران سے شیعانِ علی کی آمد کا ذکر کیا ہے — تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے زمانے سے ۱۳۴۰ھ / ۱۸۲۴ء تک ہندوستان کے مسلمانوں میں صرف دو فرقے تھے۔ ایک تو اہلسنت و جماعت اور دوسرا اہل تشیع۔ چنانچہ انگریزی عملداری سے پہلے پہلے تمام مسلمان زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب کے قائل تھے، عرس و عرائس اور مولود شریف کا اہتمام کیا کرتے تھے۔[1]

اب ہم اپنے ایک مدعا کے اثبات کے بعد دوسرا دعوٰی یہ کرنے جا رہے ہیں کہ ماضی قریب میں دیوبندی، وہابی، قادیانی، نیچری یا ان کی ہم خیال جن جماعتوں نے جنم لیا ہے ان کے عقائد اسلام کے مسلّم اور جمہوری عقائد سے مختلف ہیں اور ان کے زبان و قلم نے کچھ ایسے گل کھلائے ہیں کہ عہدِ رسالت سے آج تک ان کا سراغ نہیں ملتا۔ اور

---

[1] پروفیسر فیاض کاوش۔ ننگِ دین ننگِ وطن ص ۱۲ ناشر مکتبہ ثقافی شمع محمد بھونڈی۔

بعض عقائد معتزلہ اور خوارج جیسے گمراہ فرقوں سے بھی مستفاد نظر آتے ہیں۔ اور اس پر بھی دعویٰ یہ ہے کہ ہم ہی آج علمبردار توحید ہیں اور باقی تمام امت مسلمہ شرک و بدعت کی دلدل میں ڈوبی ہوئی ہے۔

عالم اسلام کے مستند فقیہ علامہ ابن عابدین شامی متوفی سنہ ۱۲۵۲ھ وہابی مکتب فکر کے آغاز و ارتقاء سے متعلق لکھتے ہیں۔

ہمارے زمانے میں محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار جو نجد سے نکلے اور حرمین پر قابض ہوگئے، وہ اپنے آپ کو حنبلی المذہب کہتے تھے۔ لیکن ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہ یا ان کے ہم فکر ہیں اور جن کے عقائد ان سے مختلف ہیں وہ مسلمان نہیں۔ بلکہ مشرک ہیں۔ اس بنا پر انہوں نے اہلسنت اور علماء اہلسنت کے قتل کو جائز رکھا۔ [۱]

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہابی مکتب فکر کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی سنہ ۱۲۰۶ھ سنہ ۱۷۹۱ء میں یہ تحریک علماء و مشائخ کی ہزارہا مخالفتوں کے باوجود سعودی دولت و حکومت کے سہارے وادی حجاز سے نکل کر عرب و عجم کے مختلف خطوں میں پھیل گئی۔

طنطاوی لکھتے ہیں: اَمَّا مُحَمَّدٌ، فَهُوَ صَاحِبُ الدَّعْوَةِ الَّتِي عُرِفَتْ بِالْوَهَّابِيَّةِ [۲]

محمد بن عبدالوہاب کی تحریک عرف عام میں وہابیت کے نام سے متعارف ہے

---

۱ علامہ ابن عابدین شامی، رد المحتار جلد ۳ ص ۴۱۳ مطبوعہ مصر
۲ شیخ علی طنطاوی جوہری ـ ی متوفی سنہ ۱۳۵۰ھ محمد بن وہاب فیدی ص ۱۳

جب یہ تحریک ہندوستان میں آئی تو اس کی یورش سے پورا برصغیر جہنم کدہ بن گیا یہاں اس کے بطن سے اور بھی کئی فتنوں نے جنم لیا بلکہ سچائی تو یہ ہے کہ دیوبندیت و قادیانیت اسی نجدی وہابیت کے ہندوستانی ایڈیشن ہیں۔ اس حقیقت کا سنسنی خیز انکشاف عظیم مفکر ڈاکٹر اقبال نے بھی کیا ہے۔

> قادیانیت اور دیوبندیت اگرچہ ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کی پیداوار جسے عرف عام میں وہابیت کہا جاتا ہے[۳]

اس تمہیدی اور اجمالی گفتگو کے بعد ہم ذیل میں امکان کذب باری تعالیٰ کے مسئلہ پر قرآن و سنت اور جمہور مسلک اسلاف کی روشنی میں بحث کریں گے۔

اس عقل پرستی اور نفسانی دور میں حق و باطل کا یہی سب سے بڑا معیار ہے، دین اسلام پر ایمان لانے کے بعد ہر اسلامی حکم پر سر تسلیم خم کرنا ہی عین ایمان ہے۔ اس حکم کی غایت و نوعیت سے انسانی عقل متفق ہو یا نہ ہو۔ ایمان لانے کے بعد عقلی سرکشی کی بنیاد پر اسلام کے مسلمہ عقائد اور متواتر معمولات سے سرمو انحراف زندیقیت اور گمراہیت ہے۔ آپ خود ضمیر سے فیصلہ کیجئے کہ اگر ہر انسان کو اپنی اپنی عقل اور من پسندی کی بنیاد پر اسلامی نظریات طے کرنے کی اجازت دے دی جائے تو اسلام جو امن و سلامتی

---

[۳] نوشاد عالم چشتی۔ اتہامات عبدالرزاق ملیح آبادی پر ایک نظر ص۱۳ ناشر رضا اکیڈمی لاہور

کا گہوارہ ہے اختلاف و انتشار کا آتش کدہ بن کر رہ جائے گا پھر نہ کوئی اسلام کا عقیدہ محفوظ رہ سکتا ہے اور نہ کوئی معمول۔

کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہر بندہ مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ تمام صفات کمالیہ سے متصف اور تمام عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے اس عقیدے کی روشنی میں ایک عام انسان بھی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے افعال کا صدور ممکن نہیں جو انسانی تاریخ کے ہر دور میں قبیح اور باعث نقص و عیب تصور کئے گئے ہوں، انبیاء و مرسلین بھی ان سے اجتناب کا درس دیتے رہے ہوں اور قرآن و حدیث میں بھی ان پر وعیدیں وارد ہوئی ہوں۔ جیسے جھوٹ، وعدہ خلافی بدعہدی، زنا، چوری، ظلم، جفا اور حق تلفی وغیرہ ــــ اس گئے گزرے دور میں بھی یہ دعویٰ پورے جاہ و جلال کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کہ کسی انسان میں اگر ذرہ برابر بھی ایمانی حرارت موجود ہے تو وہ انجام سے بے پرواہ ہو کر بھڑکتے شعلوں میں چھلانگ تو لگا سکتا ہے مگر یہ ناگوارا نہیں کر سکتا کہ "خدا جھوٹ بول سکتا ہے" یا وعدہ خلافی اور بدعہدی کر سکتا ہے" بہزار ناگواری خاطر اگر چند لمحوں کے لئے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے تو اسلام کا پہاڑ سے زیادہ مستحکم اور پرشکوہ قلعہ عین اسی لمحہ زمین بوس ہو جائے گا۔ للہ آپ خود انصاف کیجئے کہ جب خدا ہی جھوٹ بول سکتا ہے تو

قرآن بھی جھوٹا ہو سکتا ہے اور اس کا رسول بھی، اب اگر قرآن اور رسول جو دین اسلام کی بنیادیں ہیں وہی متزلزل ہو گئیں تو باقی کیا رہ گیا۔!!!

وہابی اور دیوبندی مکتب فکر کے عقائد

اس گفت گو کے بعد ذرا نظر اٹھا کر ماضی قریب کا جائزہ لیجئے!

آزادیٔ فکر کی زمین سے وہ فتنہ بھی اٹھ کر تناور درخت بن چکا ہے عہد سلف میں جس کے تصور سے بھی ایک بندہ مومن کانپ جاتا تھا۔ یعنی ایک نوزائیدہ مکتب فکر کے عقائد کی فہرست میں یہ عقیدہ بھی شامل ہے کہ "خدا جھوٹ بول سکتا ہے" اب دل تھام کر یہ گمراہ عقیدہ صاحب عقیدہ کے قلم سے پڑھئے۔

برصغیر میں وہابی مکتب فکر کے مبلغ اعظم مولوی اسمٰعیل دہلوی پوری شان کج کلاہی کے ساتھ رقم طراز ہیں۔

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہٗ می	جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے
شمارند و ابعدا	مانتے ہیں اور اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدح
برخلاف اخرس وجماد کہ ایشاں را کے بعدم کذب	کرتے ہیں اس کے برخلاف کوئی شخص گونگے اور
مدح نمی کنند پر ظاہر است	پتھر کی تعریف جھوٹ نہ بولنے کی صفت کے ساتھ نہیں کریگا۔
کہ صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت	لہٰذا ظاہر ہے کہ وصف کمال یہی ہے کہ کوئی
بر تکلم بکلام کاذب میدارد و بنا بر رعایت مصلحت	شخص جھوٹ بولنے پر قدرت رکھنے کے باوجود

و مقتضائے حکمت بہ تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہماں شخص ممدوح می گردد بسلب عیب کذب واتصاف بکمال صدق بخلاف کے کہ لسان او ماؤف شدہ باشد[1]	برعایت مصلحت وتقاضائے حکمت اور جھوٹ کی آلائش سے بچتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتا۔ اسی شخص کی تعریف کی جائے گی کہ وہ عیب کذب سے پاک اور کمال صدق سے متصف ہے بخلاف اس کے جس کی زبان گنگ ہو۔

اس سرخیل گمراہیت کے ہم فکر وہم نوا اساطین دیوبند بھی ہیں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی یہ ہوش اڑا دینے والی تحریر بھی پڑھیئے۔ اگر غم وغصہ سے یارائے ضبط نہ رہے تو مجھے معاف رکھیں میں صرف ناقل ہوں۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں۔

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے، اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی اور امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے[2]

اس کتاب پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی تقریظ جلیل بھی ثبت ہے موصوف رقم طراز ہیں۔

احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا، الحق یہ جواب کافی اور حجت وافی اور اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور وسعت ذکاو فہم پر دلیل واضح ہے[3]

---

[1] مولوی اسماعیل دہلوی۔ یکروزی ص۱۴۴ مطبوعہ دیوبند۔ [2] مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔ براہین قاطعہ ص۲ مطبوعہ دیوبند۔ [3] مولوی رشید احمد گنگوہی۔ تقریظ براہین قاطعہ مطبوعہ دیوبند

کہیئے کیا خیال ہے آپ کا ان بابائے وہابیہ اور اساطین دیوبند کے بارے میں جن کے برق بار قلم کی زد سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات بھی محفوظ نہ رہی۔ ایک بدمست شرابی کی طرح جو منہ میں آیا بکتے چلے گئے اور جو سمجھ میں آیا لکھتے چلے گئے۔ کیا یہ لوگ روز محشر قہر الٰہی کی گرفت سے بچ سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ آہ پوری کائنات اپنے رب کی تسبیح و تہلیل میں مصروف ہے اور چند لوگ تنقیص الوہیت میں اپنے فکر و قلم کی توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا کا نقطۂ نظر

اب ذرا اپنے آپ کو سنبھالئے اور دلجمعی اور ذہنی یکسوئی کے ساتھ "امکان کذب باری تعالیٰ" کے حوالے سے امام احمد رضا کا عقیدہ و نظریہ ملاحظہ فرمائیے۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں

اَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق وَبِہٖ الْوُصُوْلُ اِلٰی ذُرَی التَّحْقِیْقِ مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کے سب صفات کمالیہ بروجہ کمال ہیں۔ جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن نہیں یونہی معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا۔ اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ معنی کہ جس قدر چیزیں اس کے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں، ان کا کوئی ذرہ اس کے دائرہ سے خارج نہ ہو۔ نہ یہ کہ موجود و معدوم و باطل و موہوم میں کوئی شے و مفہوم بے اس کے تعلق کے نہ رہے۔ اگرچہ وہ اصلاً صلاحیت تعلق نہ رکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے

محض اجنبی ہو۔ اب احاطہ و دائرہ کا تفرقہ دیکھئے۔

(۱) خلاق کبیر جل وعلا فرماتا ہے۔ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ۔ وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے تو اسے پوجو، یہاں صرف حوادث مراد ہیں، کہ قدیم یعنی ذات و صفات باری عز مجدہ مخلوقیت سے پاک۔

(۲) سمیع وبصیر جل مجدہ فرماتا ہے۔ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ۔ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یہ تمام موجودات قدیمہ وحادثہ سب کو شامل مگر معدومات خارج۔ یعنی مطلقاً یا جس چیز نے ازل سے اب تک کسوت وجود نہ پہنی نہ ابد تک پہنے کہ ابصار کی صلاحیت موجود ہی میں ہے جو اصلاً ہے ہی نہیں وہ نظر کیا آئے گا تو نقصان جانب قابل ہے نہ جانب فاعل۔

(۳) قوی قدیر تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ یہ موجود ومعدوم سب کو شامل، بشرط حدوث وامکان کہ واجب ومحال اصلاً لائق مقدوریت نہیں۔

(۴) علیم وخبیر عز شانہ فرماتا ہے۔ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ یہ کلیہ واجب وممکن وقدیم وحادث وموجود ومعدوم ومفروض وموہوم غرض ہر شئی ومفہوم کو قطعاً محیط جس کے دائرے سے اصلاً کچھ خارج نہیں۔ یہاں عمومات میں سے ہے جو عموم قضیہ مَا مِنْ عَامٍّ إِلَّا وَقَدْ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ سے مخصوص ہیں[1]

---

[1] امام احمد رضا قادری حنفی: سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح ص ۱۰۱، ناشر سنی رضوی دار الاشاعت شعبہ جمعیۃ العلماء ورتی اہلسنت بریلی۔

مذکورہ سطریں اپنے اندر بڑی علمی گہرائی رکھتی ہیں۔

آپ ایک بار پھر گہری نگاہ سے مذکورہ بحث کو پڑھئے اور پھر ذیل میں زیر بحث مسئلہ کے تعلق سے امام احمد رضا کے فکر انگیز قلم سے بحث کا حاصل پڑھئے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں۔

یہاں سے ظاہر ہوگیا کہ سفہیان تازہ جو اس مسئلہ کذب و دیگر نقائص وغیرہا کی بحث میں بے علموں کو بہکاتے ہیں۔ کہ مثلاً کذب یا فلاں عیب یا فلاں بات پر اللہ عزوجل کو قادر نہ مانا تو معاذ اللہ عاجز ٹھہرا۔ اور۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا انکار ہوا۔

اَیُّھَا الْمُسْلِمُوْنَ: قدرت الٰہی صفت کمال ہوکر ثابت ہوئی ہے نہ معاذ اللہ صفت نقص وعیب اور اگر محالات پر قدرت مانئے تو ابھی انقلاب ہوا جاتا ہے۔ وجہ سنئے جب کسی محال پر قدرت مانی اور محال محال سب ایک سے ـــ لہٰذا تمہارے جاہلانہ خیال پر جس محال کو مقدور نہ کہئے اتنا ہی عجز و قصور سمجھئے، تو واجب کہ سب محالات زیر قدرت ہوں ـــ اور منجملہ محالات سلب قدرت الٰہیہ بھی ہے تو لازم کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کھو دینے اور اپنے آپ کو عاجز محض بنا لینے پر بھی قادر ہو۔ اچھا عموم قدرت مانا کہ اصل قدرت ہی ہاتھ سے گئی۔ [1]

---

[1] امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی: سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح ص ۳۰، ۳۱ مطبوعہ سنی رضوی دارالاشاعت بریلی

امام احمد رضا قدس سرہ کی اس ایمان افروز تحریر سے ان کا یہ عقیدہ آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہو گیا کہ خدا کا جھوٹ بولنا کسی طرح ممکن نہیں بلکہ یہ عقیدہ رکھنا سراسر گمراہی ہے۔ امام احمد رضا نے اپنے اس عقیدے کو اپنی شہرۂ آفاق کتاب "سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح" میں سیکڑوں عقلی و نقلی دلائل سے مبرہن کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ۔

امتناع کذب باری تعالیٰ پر تمام اشعریہ اور ماتریدیہ کا اجماع ہے۔ اور یہ کہنا کہ زیر بحث مسئلہ پہلے ہی سے مختلف فیہ چلا آرہا ہے، بالکل غلط اور اسلاف پر بے بنیاد الزام ہے بلکہ سچی بات یہ ہے کہ امکان کذب باری تعالیٰ کے بطلان پر اہل حق کا اجماع ہے بلکہ اس مسئلہ میں تو معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے بھی علماء حق کے ہم نوا اور ہم فکر نظر آتے ہیں۔[1]

امکان کذب باری تعالیٰ کے حوالے سے آپ نے بابائے وہابیہ، اساطین دیوبند کے عقائد اور امام احمد رضا قادری کا نقطۂ نظر ملاحظہ فرمایا۔ اس نظریاتی کشمکش میں ممکن ہے کسی ذہن میں ابھی وہابیت نوازی کے جراثیم موجود ہوں اور وہ اسلامی عقائد کی اس بنیادی بحث سے ارادی یا غیر ارادی طور پر صرف نظر کر کے گزر جائے کہ یہ مولویوں کے اختلافات ہیں ہمیں ان سے کیا لینا دینا یہ فکر کی اتنی بڑی

---

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے: سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح از امام احمد رضا بریلوی۔ (۲) تنزیہ المشتہد ... از حضور حافظ ملت (۳) انوار آفتاب صداقت از قاضی فضل احمد نقشبندی (۴) فیصلہ حق و باطل از مفتی جلال ... وغیرہ۔

غلطی ہے کہ اس کے قیامت خیز اور بھیانک نتائج کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس پوری کائنات میں ایک بندۂ مومن کے لئے دولتِ ایمان ہی تو سب سے بڑی پونجی ہے اور آپ اسی کے تحفظ سے اتنی بے اعتنائی برتیں کہ اس موضوع پر چند لمحے غور کرنا بھی گوارا نہ کریں ہر شخص اپنے ایمان و عمل کا ذمہ دار ہے یہ کہہ دینا کہ یہ مولویوں کے باہمی اختلافات ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار انتہائی نادانی اور ایمانی کمزوری ہے ۔ عقیدہ کوئی ایسی معمولی اور بے وقعت چیز نہیں کہ جب جو چاہا چھوڑ دیا اور جو چاہا اختیار کر لیا، اس کے تحفظ کے لئے آپ کو ہمہ دم تازہ دم اور مستعد رہنا ہے اور جو کچھ اختیار کرنا ہے بہت کچھ سوچ سمجھ کر اختیار کرنا ہے ۔

خیر اختیاری طور پر کچھ گفتگو طویل ہو گئی ۔ عرض مدعا صرف اتنا ہے کہ گذشتہ اوراق میں آپنے ایک ہی مسئلہ کے متعلق دو قسم کے عقائد ملاحظہ فرمائے ایک عام انسان کے لئے یہ لمحہ تلوار پر چلنے سے بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے کہ آخر وہ حق کسے جانے اور کسے مسترد کرے ۔ ایسی صورت میں ہمیں ایک انتہائی مستقیم راہ یہ نظر آتی ہے کہ اسلام اور اس کے عقائد و معمولات آج کی پیداوار تو ہیں نہیں بلکہ چودہ سو برس سے متواتر اور متوارث چلے آرہے ہیں، ہم اختلافی عقائد و مسائل کے اختیار کرنے کے سلسلہ میں قرآن و تفسیر، حدیث و فقہ کی تشریحات اور جمہور سلف صالحین کے عقائد و معمولات کو معیار بنالیں بلکہ اسلامی عقائد کی تاریخ کے مطالعہ کے بعد آپ بھی اسی نتیجہ پر

پہونچیں گے کہ ہر دور میں مسلک جمہور ہی اسلام کا معیار حق رہا ہے۔

قرآن و تفاسیر کا اعلان حق

آیئے اب بلا تبصرہ پورے ذوق و شوق کے ساتھ ذیل میں زیر بحث مسئلہ کے تعلق سے قرآن و تفاسیر کی تشریحات ملاحظہ فرمائیے۔ یہی معیار حق ہے اور اس عہد بلاخیز میں یہی راہ نجات ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا[1] اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی،

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا[2] اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ[3] اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

اَلَا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ[4] سن لو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ[5] جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا۔

قرآن عظیم میں اس قسم کی کثیر آیات موجود ہیں جن میں پورے زور بیان اور بھرپور وضاحت کے ساتھ یہ بیان موجود ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سچا ہے اور اس کا وعدہ حق ہے وہ نہ کبھی جھوٹ بولا ہے اور نہ کبھی بول سکتا ہے اس نے نہ کبھی وعدہ خلافی کی ہے اور نہ کبھی کر سکتا ہے۔ قرآن عظیم کے ان واضح بیانات کے بعد

---

[1] قرآن کریم، سورۂ نساء آیت نمبر ۸۷ پارہ ۵ [2] قرآن کریم، سورۂ نساء آیت نمبر پارہ ۵
[3] قرآن کریم سورۂ زمر آیت نمبر ۲۰ پارہ ۲۳ [4] قرآن کریم سورۂ یونس آیت نمبر ۵۵ پارہ ۱۱
[5] قرآن کریم سورۂ بقرہ آیت نمبر ۸۰ پارہ ۱

اب ذیل میں چند مشہور زمانہ اور مقبول انام تفاسیر کا بھی مطالعہ کیجئے کہ امکان کذب باری تعالیٰ کے حوالے سے ان چوٹی کے مفسرین کے نظریات و عقائد کیا ہیں۔

تفسیر خازن میں ہے:

يَعْنِي لَا أَحَدٌ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ[۱]

مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی سچا ہے نہ وہ وعدہ خلافی کرتا ہے اور نہ اس کا جھوٹ ہونا ممکن ہے۔

تفسیر مدارک شریف میں ہے:

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا تَمْيِيزٌ وَهُوَ اسْتِفْهَامٌ بِمَعْنَى النَّفْيِ أَيْ لَا أَحَدٌ أَصْدَقُ مِنْهُ فِي إِخْبَارِهِ وَوَعْدِهِ وَوَعِيدِهِ لِاسْتِحَالَةِ الْكَذِبِ عَلَيْهِ لِقُبْحِهِ لِكَوْنِهِ إِخْبَارًا عَنِ الشَّيْءِ بِخِلَافِ مَا هُوَ عَلَيْهِ[۲]

آیت میں استفہام انکاری ہے یعنی خبر، وعدہ اور وعید کسی بات میں کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا نہیں کیونکہ اس کا جھوٹ ہونا کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ خود اپنے معنی کے اعتبار سے قبیح ہے کہ خلاف واقع خبر دینے کو کہتے ہیں۔

تفسیر بیضاوی شریف میں ہے:

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا إِنْكَارٌ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ أَكْثَرَ صِدْقًا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَا يَتَطَرَّقُ الْكَذِبُ إِلَى خَبَرِهِ بِوَجْهٍ لِأَنَّهُ

اللہ تعالیٰ اس آیت میں انکار فرماتا ہے کہ کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا ہو اس کی خبر میں تو جھوٹ کا کسی طرح کا کوئی شائبہ تک نہیں

---

[۱] علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی تفسیر خازن جلد ۱ ص ۴۰۳ مطبوعہ مصر [۲] عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مدارک جلد ۱ ص ۲۴۰ ناشر دار الباز للنشر والتوزیع مکۃ المکرمۃ

نقص وهو على الله تعالى محال۔[1]

کہ جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ کے لئے محال

تفسیر ابو سعود میں ہے:

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ حَدِيثًا إنكارٌ لأن يكونَ أحدٌ أصدقَ منهُ تعالى في وعدِه وسائرِ أخبارِه وبيانٌ لاستحالتِه كيفَ لا والكذبُ محالٌ عليه سبحانه دونَ غيرِه۔[2]

اس آیت سے ثابت ہے کہ وعدہ اور کسی طرح کی خبر دینے میں اللہ تعالیٰ سے سچا کوئی نہیں اور اس کے محال ہونے کی وضاحت بھی ہے اور کیسے نہیں کہ جھوٹ بولنا خدا کے لئے محال بخلاف دوسروں کے۔

تفسیر کبیر میں ہے:

فلن يخلف الله عهده يدل على أنه سبحانه منزه عن الكذب في وعده ووعيده، قال أصحابنا لأن الكذب صفة نقص والنقص على الله تعالى محال وقالت المعتزلة لأن الكذب قبيح لأنه كذب فيستحيل أن يفعله فدل على أن الكذب منه محال الخ ملخصا۔[3]

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز اپنا عہد جھوٹا نہ کرے گا اس معاملہ واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر وعدے اور وعید میں جھوٹ سے پاک ہے ہماری جماعت اہلسنت اس دلیل سے کذب الٰہی کے محال ہونے کی مدعی ہے کہ جھوٹ صفت نقص ہے اور نقص اللہ تعالیٰ کے لئے محال اور معتزلہ اس دلیل سے مانتے ہیں کہ کذب قبیح لذاتہ ہے تو اللہ تعالیٰ

---

[1] شیخ عبداللہ بن عمر بیضاوی۔ تفسیر بیضاوی ص ۱۵۰

[2] علامہ ابو محمد ابو السعود عمادی، تفسیر ابو سعود جلد ۲ ص ۲۱۲

[3] امام فخرالدین رازی۔ تفسیر کبیر۔

سے اس کا صادر ہونا محال

تفسیر روح البیان میں ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا اِنْکَارٌ لِاَنْ یَکُوْنَ اَحَدٌ اَکْثَرَ صِدْقًا مِنْہُ فَاِنَّہٗ لَا یَتَطَرَّقُ الْکِذْبُ اِلٰی خَبَرِہٖ بِوَجْہٍ لِاَنَّہٗ نَقْصٌ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ مُحَالٌ دُوْنَ غَیْرِہٖ۔	اس آیت سے واضح ہے کہ کوئی خدا سے زیادہ سچا نہیں کیونکہ جھوٹ بولنا ایک عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے بخلاف دوسروں کے۔

ابھی آپ نے جن شہرہ آفاق ارباب علم و تحقیق کی مدلل تفسیروں کا مطالعہ کیا یہ تفسیر کی وہ معتبر اور مقبول کتابیں ہیں جو مدعیان امکان کذب باری تعالیٰ کے دانش کدوں میں بھی حرف آخر اور قابل استناد ہیں۔ ان شواہد کے بعد بھی اس مدعا پر کہ خدا جھوٹ نہیں بول سکتا مزید کسی اتمام حجت کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟ اس حقیقت کا انکار اب تو بالکل ایسا ہی ہے کہ سورج کی تیز شعاعوں سے پورا عالم جگمگا رہا ہو اور کوئی صاحب اپنے حرم کدہ کی چلمن سے جھانک کر ارشاد فرمائیں ابھی رات باقی ہے — میرے عزیز ظہور حق کے بعد باطل پر اڑے رہنا اگر عین اسلام ہے تو مجھے بتایا جائے کہ پھر ضلالت و گمراہی کس چڑیا کا نام ہے۔ ممکن ہے بر محوں سے اغوا شدہ ذہنوں میں ابھی اس قسم کے شبہات کلبلا رہے ہوں کہ یہ بات تو کسی قدر صحیح ہے مگر

---

[1] شیخ اسماعیل حقی بروسوی تفسیر روح البیان سورۂ نساء ص ۲۵۵ جلد دوم ناشر مکتبہ اسلامیہ شالدرہ کوئٹہ۔

ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ گذشتہ صدیوں میں جو ائمہ اسلام، فضلائے روزگار اور اساطین دین و دانش گزرے ہیں اس مسئلہ میں ان کے عقائد و نظریات کیا تھے تو لیجئے ــــ ناطقہ سر بگریباں کو آرسی کیا ہے پیش خدمت ہیں جمہور علماء اسلام کے عقائد و نظریات ۔

امکان کذب باری تعالیٰ اور مسلک جمہور

شرح مواقف میں ہے ۔

إِنَّهُ تَعَالَى يَمْتَنِعُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ اِتِّفَاقًا أَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ فَلِأَنَّ الْكَذِبَ قَبِيحٌ وَهُوَ سُبْحَانَهُ لَا يَفْعَلُ الْقَبِيحَ وَأَمَّا امْتِنَاعُ الْكَذِبِ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فَلِأَنَّهُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَى اللهِ تَعَالَى مُحَالٌ إِجْمَاعًا [1]

اہلسنت اور معتزلہ اس مسئلہ میں ہم خیال ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں، معتزلہ کے نزدیک اس لئے کہ جھوٹ بدکام ہے اور اللہ تعالیٰ برے کام سے پاک ہے اور ہم اہلسنت کے نزدیک اس لئے کہ جھوٹ عیب ہے اور اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر عیب محال

شرح مواقف کی بحث معجزات میں ہے۔

قَدْ مَرَّ فِي مَسْئَلَةِ الْكَلَامِ مِنْ مَوْقِفِ الْإِلٰهِيَاتِ امْتِنَاعُ الْكَذِبِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى [2]

موقف الٰہیات سے یہ مسئلہ گزر چکا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ہرگز ممکن نہیں۔

مسایرہ میں ہے:

يَسْتَحِيلُ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ تَعَالَى سِمَاتُ النَّقْصِ

عیب کی تمام نشانیاں جیسے جہالت و کذب یہ

---

[1] علامہ سید شریف المختار شرح مواقف ص ۷۶ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ [2] علامہ سید شریف، شرح مواقف ص ۱۲۵

کالجہل والکذب [۱] | سب اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں۔

مسایرہ کی شرح مسامرہ میں ہے:

لاخلاف بین الاشعریۃ وغیرہم فی ان کل ماکان وصف نقص فالباری تعالیٰ عنہ منزہ وھو محال علیہ تعالیٰ والکذب وصف نقص۔ [۲]	اشاعرہ اور غیر اشاعرہ کو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر صفت عیب سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ممکن بھی نہیں اور جھوٹ ایک صفت عیب ہے۔

شرح عقائد میں ہے:

کذب کلام اللہ تعالیٰ محال [۳]	اللہ تعالیٰ کے کلام کا جھوٹا ہونا محال ہے۔

طوالع الانوار میں ہے:

الکذب نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال [۴]	جھوٹ ایک عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ کے لئے محال۔

کنز الفوائد میں ہے:

تقدس تعالیٰ شانہ عن الکذب شرعا وعقلا اذ ھو قبیح یدرک العقل قبحہ من غیر توقف علی شرع فیکون محالا فی حقہ تعالیٰ عقلا وشرعا کما حققہ ابن الھمام وغیرہ [۵]	عقلی اور شرعی تقاضوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ ہر طرح جھوٹ سے پاک ہے کیونکہ شرعی آگاہی کے بغیر بھی جھوٹ عقلی طور پر ناپسندیدہ ہے تو جھوٹ عقلاً اور شرعاً اللہ تعالیٰ کیلئے محال ہے جیسا کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اس کی تحقیق پیش کی۔

---

[۱] علامہ امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد، مسایرہ ص ۲۹۵ [۲] علامہ کمال الدین محمد بن محمد بن ابی شریف قدسی، مسامرہ ص ۲۹۵ [۳] علامہ تفتازانی، شرح عقائد نسفی ص ۔ [۴] طوالع الانوار، فرع متعلق بمبحث کلام [۵] کنز الفوائد۔

مسلم الثبوت میں ہے:

الْمُعْتَزِلَةُ قَالُوْا لَوْلَا كَوْنُ الْحُكْمِ عَقْلِيًّا لَمَا امْتَنَعَ الْكِذْبُ مِنْهُ تَعَالٰى عَقْلًا وَالْجَوَابُ اَنَّهُ نَقْصٌ يَجِبُ تَنْزِيْهُهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ وَقَدْ مَرَّ اَنَّهُ عَقْلِيٌّ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ لِاَنَّ مَا يُنَافِي الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ مِنْ جُمْلَةِ النَّقْصِ فِيْ حَقِّ الْبَارِيْ تَعَالٰى وَمِنَ الْاِمْتِنَاعَاتِ الْعَقْلِيَّةِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ۔[1]

معتزلہ نے کہا، اگر حکم عقلی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے لئے امتناع کذب عقلی نہیں رہے گا۔ اہلسنت کا جواب یہ کہ کذب اس لئے محال ہے کہ وہ نقص ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس سے پاک ہونا واجب ہے، امتناع کذب کے عقلی ہونے پر تمام اہل دین و دانش کا اتفاق ہے دلیل یہ ہے کہ کذب وجوب کی ضد ہے اور جو چیز الوہیت کی ضد ہو وہ اللہ کیلئے عیب اور اس کی شان میں محال عقلی

فواتح الرحموت میں ہے۔

اَنَّهٗ تَعَالٰى صَادِقٌ قَطْعًا لِاسْتِحَالَةِ الْكِذْبِ فِيْهِ۔[2]

یقیناً اللہ تعالیٰ سچا ہے وہاں جھوٹ کا امکان ہی نہیں۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

اَلْكِذْبُ عَلَيْهِ تَعَالٰى مُحَالٌ۔[3]

اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ ہونا محال ہے۔

شرح عقائد جلالی میں ہے:

اَلْكِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَيْهِ مُحَالٌ فَلَا يَكُوْنُ مِنَ الْمُمْكِنَاتِ، وَلَا تَشْمَلُهُ الْقُدْرَةُ

جھوٹ عیب ہے اور جھوٹ اللہ تعالیٰ کے لئے محال تو جھوٹ اللہ کے لئے ممکن نہیں، اور قدرت الٰہی

---

۱ مولانا محب اللہ، مسلم الثبوت ۲ ملک العلماء بحر العلوم عبد العلی فرنگی محلی، فواتح الرحموت ص۲۳ ۳ ملا علی قاری، شرح فقہ اکبر ص۲۳

كسائر وجوه النقص عليه تعالى كالجهل والعجز[1] — (نے شامل نہیں جیسے تمام اسباب عیب شمولیت جہل و عجز کہ رب تعالیٰ کے لئے محال اور صلاحیت قدرت سے خارج)

عقائد عضدیہ میں ہے:

متصف بجميع صفات الكمال ومنزه عن سمات النقص اجمع عليه العقلاء[2] — اللہ تعالیٰ تمام اوصاف کمالیہ سے متصف اور علامات نقص سے پاک ہے اور اس پر تمام عقلاء دنیا کا اتفاق ہے۔

حوالے ملتے چلے گئے اور میں نقل کرتا چلا گیا، ایک ہی مفہوم کی مسلسل عبارتیں پڑھتے پڑھتے آپ کہیں اکتاہٹ نہ محسوس کریں بس اس خیال سے میں نے قلم روک دیا، ورنہ میرے سامنے عقائد و کلام کے موضوع پر صدیوں پرانی کتابوں کی ایک لمبی فہرست موجود ہے جن کی انتہائی واضح اور مدلل عبارتیں عقیدہ وایمان کی سب سے بلند چوٹی سے چیخ چیخ کر یہ اعلان کر رہی ہیں کہ اسلام کے ہر دور میں ائمۂ متکلمین اور نقاد محدثین کا یہ اجماعی اور غیر مختلف فیہ عقیدہ رہا ہے کہ خدا کا جھوٹ بولنا کسی طرح ممکن نہیں بلکہ شرعاً و عقلاً بہر صورت محال ہے۔ اور "امکان کذب باری تعالیٰ" کے قائلین سراسر گمراہی اور بے دینی کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اس طویل گفتگو کے بعد ہم اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے دلوں پر گمراہی و بدعقیدگی کی مہریں نہیں لگی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان گم گشتگان راہ کو

---

[1] شرح عقائد جلالی [2] عقائد عضدیہ ص۳

ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

مشاہیر اسلام کے فیصلہ کن عقائد

آپ نے مندرجہ بالا جن کتابوں کی عبارتیں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ عام طور پر علماء و محققین کے زیر مطالعہ رہتی ہیں۔ اب ہم ذیل میں آپ کے ان جانے پہچانے بزرگوں کے عقیدے سپرد قلم کرتے ہیں جن کے اسمائے گرامی زبان زد عوام و خواص رہتے ہیں اور برصغیر میں عامۃ المسلمین کے لئے جن کے ارشادات حرف آخر اور سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔

قَوْلُهٗ اُجِيْبُ وَ نَسْتَجِيْبُ خَبَرٌ وَّالْخَبَرُ لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ النَّسْخُ لِاَنَّهٗ اِذَا نُسِخَ صَارَ كَاذِبًا وَتَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا وَخَبَرُهٗ تَعَالٰى لَا يَقَعُ بِخِلَافِ مُخْبِرِهٖ۔[1]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں قبول کرتا ہوں اور استجیب خبر ہے اور خبر منسوخ نہیں ہوتی کیونکہ اگر خبر منسوخ ہو تو خبر جھوٹا ہو جائیگا اور ذات باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کی خبر اپنے مخبر کے خلاف نہیں ہو سکتی۔

مفتیان فتاوائے عالمگیری کا عقیدہ۔

اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کو ایسے وصف سے متصف کیا جو شان الٰہی کے لائق نہ ہو.... یا اللہ تعالیٰ کی طرف جہالت، عاجزی یا نقص کو منسوب کیا تو وہ کافر ہو گیا۔[2]

امام ربانی مجدد الف ثانی کا عقیدہ

---

[1] غوث اعظم محی الدین جیلانی بغدادی۔ غنیۃ الطالبین ص ۱۵۱ [2] فتاوے عالمگیری اردو جلد دوم ص ۲۲۵

او تعالیٰ از جمیع نقائص و سمات حدوث منزہ و مبرا است[1]

اللہ تعالیٰ تمام نقائص اور علامات حدوث سے پاک اور برتر ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا عقیدہ:

وَلَا یَصِحُّ عَلَیْہِ الْحَرَکَۃُ وَالْاِنْتِقَالُ وَالتَّبَدُّلُ فِیْ ذَاتِہٖ وَلَا فِیْ صِفَاتِہٖ وَالْجَھْلُ وَالْکِذْبُ[2]

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے لئے حرکت انتقال بدلنا، جہالت اور جھوٹ کا انتساب صحیح نہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا عقیدہ:

خبر او تعالیٰ کلام ازلی است و کذب در کلام نقصانیست عظیم کہ ہرگز بصفات او نیابد در حق او تعالیٰ کہ مبرا از جمیع عیوب و نقائص است خلاف خبر واقع مطلقا نقصان محض است[3]

اللہ تعالیٰ کی خبر کلام ازلی ہے اور کلام کا جھوٹا ہونا بہت بڑا نقص جو ہرگز اللہ تعالیٰ کی صفات میں داخل نہیں ہوسکتا کہ وہ تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے، خلاف واقع خبر مطلقاً نقصان محض ہے۔

علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ تمرتاشی کا عقیدہ:

لَا یُوْصَفُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَۃِ عَلَی الظُّلْمِ وَالسَّفَہِ وَالْکِذْبِ لِاَنَّ الْمُحَالَ لَا یَدْخُلُ تَحْتَ

اللہ تعالیٰ ظلم، حماقت اور جھوٹ سے متصف نہیں ہوسکتا کیونکہ محال قدرت کے تحت

---

[1] شیخ احمد مجدد الف ثانی۔ مکتوبات امام ربانی۔ مکتوب نمبر ۲۶۶ [2] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حسن العقیدہ [3] شاہ عبدالعزیز دہلوی، تفسیر عزیزی پارہ نمبر ۱ صفحہ ۲۱۴

اَلْقُدْرَةُ لَهٗ [1]	داخل نہیں ہوتا۔

علامہ ابراہیم باجوری کا عقیدہ :

اَلْقُدْرَةُ لَا تَتَعَلَّقُ بِالْمُسْتَحِيْلِ فَلَا ضَيْرَ فِيْ	قدرت محال کو شامل نہیں ہوتی تو اس میں کوئی
ذٰلِكَ كَمَا لَا ضَيْرَ فِيْ اَنْ يُقَالَ لَا يَقْدِرُ اللّٰهُ	حرج نہیں جیساکہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کہا
عَلٰى اَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا اَوْ زَوْجَةً اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ [2]	جائے کہ اللہ تعالیٰ اولاد اور بیوی وغیرہ کے بنانے پر قادر نہیں

ان جمہور علماء عظام اور مشائخ کبار کے عقائد کی روشنی میں یہ حقیقت چودہویں کے چاند کی طرح منور ہوگئی کہ مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی کسی جدید مکتب فکر کے بانی نہیں تھے بلکہ آپ انہیں عقائد و نظریات کے حامل و ترجمان تھے جو ان سے پہلے عہد رسالت تک تمام جمہور علماء حق کے رہے ہیں ۔ اب اس بحث کے آخر میں امام احمد رضا کے قلم سے ایک نہایت بصیرت افروز اور فکر انگیز ہدایت نامہ پڑھیے اگر دل و دماغ کو واقعی حق کی تلاش ہے تو انشاء اللہ ایمان تازہ اور مشام جاں معطر ہو جائے گی۔ اور اس دل آویز اسلوب حق کی چاشنی سے آپ زندگی بھر لطف اندوز ہوتے رہیں گے

امام احمد رضا قدس سرہٗ اپنی تصنیف ۔ سُبْحَانُ السُّبُّوْحِ عَنْ عَيْبِ كِذْبٍ مَقْبُوْحٍ کے آخر میں " التماس ہدایت اساس " کے زیر عنوان رقم طراز ہیں ۔

---

[1] شمس الدین محمد بن عبداللہ التمرتاشی، معین المفتی فی جواب المستفتی بحوالہ تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل از مولانا غلام دستگیر قصوری مصدقہ علماء حرمین شریفین۔

[2] حاشیہ متن سنوسیہ بحوالہ تقدیس الوکیل ص ۳۱۹

اے میرے پیارے بھائیو! کلمہ اسلام کے ہمراہیو! اگرچہ نفس امارہ رہزن عیارہ اور شیطان لعین اس کا معین ولہذا خطا کا اقرار آدمی کو ناگوار۔ مگر واللہ

وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ ۔ کی آفت سخت شدید۔ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ

خدارا ذرا انصاف کو کام فرماؤ، خلق کا کیا پاس خالق سے شرماؤ۔ کچھ دیکھا بھی کس پر امکان کی تہمت دھرتے ہو۔ کس پاک بے عیب میں عیب آنے کا احتمال کرتے ہو۔ العظمۃ للہ۔ ارے وہ خدا ہے سب خوبیوں والا۔ ہر عیب ونقصان سے پاک نرالا۔ ذرا تو گریبان میں منہ ڈالو۔ جس نے زبان عطا فرمائی اس کے بارے میں تو زبان سنبھالو۔ وائے بے انصافی تمہیں کوئی جھوٹا کہے تو آپے میں نہ رہو۔ اور ملک جبار واحد قہار کا جھوٹا ہونا یوں ممکن کہو۔ یہ کون دیانت ہے۔ کیا انصاف ہے اس پر یہ قہر اصرار یہ بلا اعتساف ہے۔

اس کے بعد امام احمد رضا کا یہ درد انگیز تیور بھی ملاحظہ فرمائیے۔

اے طائفہ جائفہ! اے قوم مفتون! مانو تو ایک سہل تدبیر تمہیں بتاؤں۔ میرا رسالہ تنہائی میں بیٹھ کر بغور دیکھو۔ ان دو سو دلائل واعتراضات کو ایک ایک کرکے انصاف سے پرکھو۔ جان برادر احقاق حق کو ایک دلیل کافی، ابطال باطل کو ایک اعتراض وافی، نہ کہ دلائل باہرہ، اعتراضات قاہرہ صدہا صنو ورایک نہ گنو۔ دل میں جانتے جاؤ کہ دلائل باصواب اور اعتراض لاجواب۔ مگر ماننے کی قسم توبہ کی آن،

بلکہ اُلٹے تائید باطل کی فکر ساماں ۔ یہ تو حق پرستی نہ ہوئی ۔ بادپرستی ہوئی ۔ نشۂ تعصب میں سیاہ مستی ہوئی ۔ پھر قیامت تو نہ آئے گی ۔ حساب تو نہ ہوگا ۔ خدا کے حضور سوال و جواب تو نہ ہوگا ۔ اے رب میرے ہدایت فرما اور ان کجیلی آنکھوں کو کچھ تو شرما ۔ ؎

بی توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول
اے کہ درساختہ قطرۂ بارانی را[1]

امام احمد رضا قدس سرہ کے قلم کی یہ دردمندانہ اپیل تعصب اور تنگ نظری سے بالاتر ہو کر ایک بار پھر پڑھئے اصلاح افکار کے لئے اخلاص و دردمندی کی اثر انگیزی سے الفاظ کا قالب تک جھنجھنا کر رہ گیا ہے انھوں نے تقدیس الوہیت کے تحفظ کے لئے مدلل اور پرزور پیرایۂ بیان لانے کے باوجود متانت و سنجیدگی کے دل آویز لب و لہجہ تک کوئی گوشہ اٹھا نہیں رکھا ۔

ایک جانب دیوبندی مکتب کے مولویوں کو یہ غرہ ہے کہ توحید پرست صرف وہی ہیں اور عقیدہ کی گمراہی کا عالم یہ ہے کہ وہ منزل امکان سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر عالم واقعہ میں خدا کو جھوٹا کہنے والے کو بھی سچا پکا مسلمان کہتے ہیں ــــ اب ذرا دل تھام کر ان کی گمراہی کا نقطۂ عروج امام احمد رضا کے قلم سے پڑھئے ۔

---

[1] امام احمد رضا بریلوی ٭ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح ص۱۱۵ ۔ ناشر سنی رضوی دار الاشاعت بریلی شریف

رشید احمد گنگوہی نے پہلے تو اپنے طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے۔ میں نے اس کی بیہودہ بکواس کا رد ایک مستقل کتاب میں کیا، جس کا نام "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" رکھا۔ میں نے یہ کتاب بذریعہ رجسٹری اس کی طرف اس پر بھیجی، اس کی طرف سے وصولیابی کی رسید بھی آگئی جسے گیارہ برس ہوئے (مگر کوئی جواب نہیں ملا) اس کے بعد (بجائے اصلاح قبول کرنے کے) وہ ظلم و گمراہی میں اس قدر بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ گیا کہ جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار، فاسق بھی نہ کہو ۔[1]

دیکھ رہے ہیں آپ بارگاہ الٰہی کے ان گستاخوں کی بدمستی اور دریدہ دہنی اب آپ اپنے ضمیر کی آواز سے آواز ملا کر مجھے جواب دیں کہ زیر بحث مسئلہ کے تعلق سے قرآن و سنت اور مسلک اسلاف کے عین مطابق امام احمد رضا کا عقیدہ و نظریہ ہے یا علماء دیوبند کا ؟ ۔ واللّٰہ الموفق والھادی

---

[1] امام احمد رضا حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین ص۱۵، قادری بک ڈپو بریلی ص۲۲